السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی ان لوگوں کے لیے کیا نصیحت ہے جو ایک مہینہ بلکہ کئی کئی ماہ قرآن کریم کو ہاتھ نہیں لیکن غیر مفید اخبارات وجرائد پڑھتے رہتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر مرد اور عورت کے لیے مسنون یہ کہ وہ غور وفکر اور تدبر کے ساتھ کثرت سے قرآن مجید کی زبانی یا دیکھ کر تلاوت کرتا رہا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كِتـٰبٌ أَنزَلنـٰهُ إِلَيكَ مُبـٰرَكٌ لِيَدَّبَّروا ءايـٰتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الأَلبـٰبِ ٢٩ ... سورة ص

''یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔''

نیز فرمایا:

إِنَّ الَّذينَ يَتلونَ كِتـٰبَ اللَّهِ وَأَقامُوا الصَّلوٰةَ وَأَنفَقوا مِمّا رَزَقنـٰهُم سِرًّا وَعَلانِيَةً يَرجونَ تِجـٰرَةً لَن تَبورَ ٢٩ لِيُوَفِّيَهُم أُجورَهُم وَيَزيدَهُم مِن فَضلِهِ إِنَّهُ غَفورٌ شَكورٌ ٣٠ ... سورة فاطر

''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ ()تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔''

تلاوت مذکورہقرآن مجید کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے دونوں کو شامل ہے۔ غور وفکرتدبر اور اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے ساتھ کی جانے والی تلاوت قرآن مجید کے مطابق عمل کا وسیلہ ثابت ہوتی ہے اور اس کا ثواب بھی بہت ہے جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

(اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)) (صحيح مسلم صلاة المسافرين باب قراءة القرآن وسورة البقره ح: 804))

''قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔''

آپ نے یہ بھی فرمایا:

(خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) (صحيح البخاري 'فضائل القرآن باب: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ' ح: 5027)

''تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔''

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ» (جامع الترمذي فضائل القرآن باب ماجاء في من قراء حرفا من القرآن الخ ح: 2910»

''جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم (ایک) حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔''

«وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»

''ہر ماہ ایک بار قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔''

انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے تو آپ نے فرمایا:

(فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ)(صیح البخاري فضائل القرآن باب فی کم یقرا القرآن ؟ ح: 5054 وصحیح مسلم الصیام باب النہی عن صوم الدہر   الح ح: 1159)

''سات دنوں میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی معمول تھا کہ ہر سات دنوں کے بعد قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید کے تمام پڑھنے والوں کے لیے میری وصیت ہے کہ وہ تدبر غور وفکر اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اور قرآن سے استفادہ وعلم کے قصد سے زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں اور ہر ماہ ایک بار ضرور ختم کریں اور اگر ایک ماہ سے کم مدت میں ختم کرنا ممکن ہو تو یہ خیر عظیم ہے۔ سات دنوں سے کم مدت میں ختم کیا جا سکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ تین دن کی مدت ہے جیسا کہ آپ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص تین دن سے پہلے ختم کرلے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے بہت تیز بھی پڑھا ہے اور غور فکر بھی نہیں کیا۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فی کم یقرا القرآن حدیث: 5052 صحیح مسلم الصیام باب النھی عن صوم الدھر   حدیث: 1159)

قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں طہارت کے بغیر پڑھنا جائز نہیں کہ وہ غسل کیے بغیر دیکھ کر یا زبانی تلاوت کیونکہ امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ''نبی ﷺ کو قرآن کی تلاوت کے لیے جنابت کے سوا اور کوئی چیز مانع نہ ہوتی تھی۔''(ابوداود الطہارہ باب فی الجنب یقرا القرآن حدیث: 229)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص27

محدث فتویٰ